خواتین کا مسجد کی تراویح میں شرکت کا حکم

اس میں حرمین شریفین کی مساجد یا کسی دوسرے کے گھر خواتین کا فرائض اور تراویح کی جماعت میں شریک ہونے کا حکم لکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

فون نمبر: 5016664-5

طبع جدید : شعبان ۱۴۲۴ھ/اکتوبر ۲۰۰۳ء

ناشر : مکتبۃ الاسلام، کورنگی کراچی

کمپوزنگ : برھان انٹرپرائز کورنگی کراچی

مطبع : القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ملنے کے پتے

مکتبۃ الاسلام، کورنگی کراچی

فون: 5016664, 5016665

- ☆......ادارۃ المعارف کراچی۔ احاطۂ دارالعلوم کراچی۔ ۱۴
- ☆......مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ ۵
- ☆......ایچ ایم سعید کمپنی۔ ادب منزل پاکستان چوک کراچی۔
- ☆......حافظ ربڑی ھاؤس، جیل روڈ، ہیرآباد حیدرآباد سندھ۔ فون: 0221-613759
- ☆......نعیم جنرل اسٹور۔ نشتر روڈ سکھر۔ فون: 071-25368
- ☆......مکتبہ النعمان، جامعہ نعمانیہ، بڈھ بیر پشاور۔ فون: 091-2370799

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتین کا باجماعت مسجد میں تراویح ادا کرنا

سوال نمبر ا:...... بخدمت اقدس جناب محترم ومکرم حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک آپ کی عمر میں صحت و عافیت کے ساتھ برکت عطا فرمائے، اُس کریم ذات نے آپ حضرات کو احقاق حق اور ابطال باطل کیلئے منتخب فرمایا ہے کوئی موقع آپ حضرات نے اس امۃ مسلمہ کی اصلاح کا نہیں چھوڑا اور ہر حال میں اس اُمۃ کی راہبری فرمائی ہے، منجملہ ان مواقع کے ایک موقع قریب آرہا ہے، جس میں تقریراً وتحریراً آپ کی چند سطور وکلمات کی بے حد ضرورت ہے اور تمام ائمہ مساجد و خطباء کو بھی متوجہ کرنے کی ضرورت ہے، اللہ پاک آپ کو کما کیفاً اعلیٰ پیمانے پر دین کی نشر واشاعت کیلئے قبول فرماوے اور آپکے ذریعہ امۃ کو گمراہی سے بچالے، آمین، وہ موقع یہ ہے کہ ہر سال سینکڑوں بچے حافظ قرآن ہو رہے ہیں الحمدللہ! اور مساجد تھوڑی ہیں والدین کی بھی

تمنا ہوتی ہے کہ ہمارا بچہ گھر میں تراویح میں قرآن کریم سنائے، اس میں محلّہ کے احباب، پڑوسی، رشتہ دار مرد اور عورتیں دونوں مدعو کئے جاتے ہیں، پردہ کی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہوں میں بے پردگی بھی دیکھنے میں آئی ہے، جبکہ پردہ کے انتظام کامل کے باوجود عورتوں کا اپنے اپنے گھروں میں انفرادی طور پر بیس رکعات تراویح پڑھ لینا اور اپنے گھر سے باہر نہ جانا ہی افضل ہے، اگرچہ حرمین شریفین جیسی مقدس و بابرکت جگہ ہو۔

ہم جس محلّہ میں رہتے ہیں آدم جی نگر، محمد علی سوسائٹی کا علاقہ ہے جس میں کئی مساجد ہیں اور ہر مسجد کے قریب دو چار جگہوں پر دس بارہ روز میں ختم قرآن کا انتظام ہوتا ہے جہاں مرد اور عورتیں دونوں تراویح پڑھتے ہیں۔ اس فتنہ کے زمانے میں یہ سلسلہ ہر سال بڑھتا ہوا نظر آرہا ہے، اس لئے مفصل اور مدلل فتویٰ لکھنے کی ضرورت ہے اور اس کو تمام ذرائع ابلاغ استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ عام کرنیکی ضرورت ہے تاکہ خواتین باجماعت تراویح ادا کرنے کے لئے گھروں سے نہ نکلیں، گھروں میں تراویح ادا کرنے کا اہتمام کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس میں کمی آنے لگے گی ورنہ فی الحال یہ بدعت تیزی سے پھیل رہی ہے جس میں مفاسد اور خرابیاں غالب ہیں، جواب مناسب الفاظ میں آپ خود ہی لکھدیں، اللہ پاک آپ کو جزاء خیر عطا فرمائیں آمین۔

کچھ سوالات آگے بھی آرہے ہیں ان کے جوابات بھی مطلوب ہیں۔

از

محمد زکریا (آدم جی نگر۔ کراچی نمبر ۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلیاً

اس فتنہ اور فساد کے زمانہ میں خواتین کو گھروں سے نکل کر فرض نمازیں، تراویح کی نماز اور عیدین کی نمازیں، مردوں کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد اور عیدگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں، مکروہ اور منع ہے۔ لہٰذا رمضان المبارک میں چند سالوں سے تراویح میں شرکت کرنے کے لئے مساجد میں آنے کا جو طریقہ خواتین میں رائج ہورہا ہے وہ درست نہیں، مساجد کے منتظمین کو ایسا انتظام نہیں کرنا چاہئے، اماموں، اور خطیبوں کو، اس سے منع کرنا چاہئے، اور خواتین کو مساجد میں آکر تراویح ادا کرنے سے بچنا چاہئے، اُنہیں چاہئے کہ وہ دیگر نمازوں کی طرح تراویح بھی گھروں میں ادا کریں یہی ان کے لئے افضل ہے جیسا کہ ابھی احادیث طیبہ سے معلوم ہوگا......

رہی یہ بات کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواتین مسجد نبوی میں جاکر نمازیں ادا کرتی تھیں، اب اُس سے منع کیا جاتا ہے، اسکی کیا وجہ ہے؟ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ:۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہت عمدہ اور خیر کا زمانہ تھا، فتنوں سے محفوظ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس موجود تھے، وحی کا نزول ہوتا تھا نئے نئے احکام آتے تھے، نئے مسلمان تھے، نماز روزے وغیرہ کے احکام سیکھنے کی ضرورت تھی اور سب سے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنیکا شرف حاصل ہوتا تھا، ان وجوہات کی بنا، پر عورتوں کو فی نفسہ مساجد میں حاضر ہونے کی اجازت تھی، لیکن ان ساری وجوہات کے باوجود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کیلئے اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کو زیادہ باعث فضیلت قرار دیا، اور باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں ستائیس نمازوں کا ثواب، مسجد نبوی میں ادا کرنے پر پچاس ہزار نمازوں کا ثواب اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی عظیم سعادت کے باوجود خواتین کیلئے ان کے گھروں کی اندرونی کوٹھری کی نماز کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے مقابلہ میں بہتر قرار دیا۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: خیر مسجد النساء قعر بیوتھن (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر۔ وقال الحاکم صحیح الاسناد، الترغیب والترھیب: ۱/۲۲۶)

ترجمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی سب سے بہترین مسجد ان کے گھر کا اندرونی حصہ ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری روایت ہے کہ:

قال رسول الله ﷺ صلاة المرأة فی بیتها خیر من صلاتها فی حجرتها، وصلاتها فی حجرتها خیر من صلاتها فی دارها، وصلاتها فی دارها خیر من صلاتها فی مسجد قومها۔ (رواه الطبرانی فی الاوسط باسناد جید الترغیب والترهیب: ۲۲٦/۱)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی وہ نماز جو اس کے کمرہ میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو دالان میں ہو، اور اسکی وہ نماز جو دالان میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو گھر کے صحن میں ہو اور اسکی وہ نماز جو گھر کے صحن میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو اس کے قبیلہ (یعنی محلّہ) کی مسجد میں ہو۔

ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

ما صلّت امرأة من صلاة احبّ الی الله من اشدّ مکان فی بیتها ظلمة (رواه الطبرانی: الترغیب والترهیب: ۲۲۷/۱)

ترجمہ

عورت کی سب سے زیادہ محبوب نماز خدا کے نزدیک وہ ہے جو اس نے اپنے گھر کی بہت ہی تاریک کوٹھری میں پڑھی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے:

قال رسول الله ﷺ: لا تمنعوا نساء کم المساجد وبیوتهن خیر لهن (رواه ابوداؤد، الترغیب والترهیب: ۲۲٦/۱)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکو مگر ان کا گھر ان کیلئے (مسجد سے) بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے:

عن النبی ﷺ قال لولا ما في البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وأمرت فتانى يحرقون ما فى البيوت بالنار۔ (رواه احمد مشكوة المصابيح ص ٩٧)

ترجمہ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء قائم کرتا اور اپنے نوجوانوں کو حکم کرتا کہ (جو لوگ بلا عذر جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے) گھروں میں آگ لگا دیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی سزا ان لوگوں کیلئے تجویز فرمانا چاہتے تھے جن کیلئے جماعت میں حاضر ہونا ضروری تھا اور وہ اس کے باوجود حاضر نہ ہوتے تھے، مگر عورتوں اور بچوں کا گھر میں ہونا گھروں کو جلا دینے کی سزا دینے میں رکاوٹ ہوا، عورتوں کا اس حدیث میں ذکر فرمانا اسکی دلیل ہے کہ وہ جماعت میں حاضر ہونے کی مکلّف نہ تھیں اور جماعت ان کے حق میں ضروری نہیں تھی۔

ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں:۔

عن رسول الله ﷺ قال: المرأة عورة، وانها اذا خرجت من بيتها استشرفها الشيطان وانها لا تكون اقرب الى الله منها فى قعر بيتها۔ (رواه الطبرانى فى الاوسط ورجاله رجال الصحيح، الترغيب والترهيب: ٢٢٦/١)

ترجمہ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عورت چھپانے کی چیز ہے، وہ جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تکنے لگتا ہے اور عورت اپنے گھر کے سب سے اندرونی حصے ہی میں اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہوتی ہے۔

عن أم حميد امرأة أبی حميد الساعدی رضی الله تعالىٰ عنها انها جا ء ت إلى النبی ﷺ فقالت: يا رسول الله ! إنّی احب الصلاة معك'قال قد علمت انك تحبّين الصلاة معی،وصلاتك فی بيتك خير من صلاتك فی حجرتك وصلاتك فی حجرتك خير من صلاتك فی دارك و صلاتك فی دارك خير من صلاتك فی مسجد قومك و صلاتك فی مسجد قومك خير من صلاتك فی مسجدی قال: فامرت فبنی لها مسجد فی اقصی شیئ من بيتها واظلمه و كانت تصلی فيه حتی لقيت اللّٰه عزوجل (رواه احمد وابن خزيمه وابن حبان فی صحيحها، الترغيب والترهيب: ۲۲۵/۱)

ترجمہ

حضرت ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق رکھتی ہو، مگر تمہاری وہ نماز جو اندرونی کوٹھری میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو کمرہ میں ہو اور تمہاری وہ نماز جو کمرہ میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو گھر کے احاطہ

میں ہو اور تمہاری وہ نماز جو گھر کے احاطہ میں ہو، اس نماز سے بہتر ہے جو محلّہ کی مسجد میں ہو، اور تمہاری وہ نماز جو محلّہ کی مسجد میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو میری مسجد میں ہو، چنانچہ (حضرت ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) درخواست کر کے اپنے کمرے کے کونے میں جہاں سب سے زیادہ اندھیرا رہتا تھا، نماز پڑھنے کی جگہ بنوائی، وہیں نماز پڑھا کرتی تھیں، یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

ان روایات سے چند باتیں ثابت ہوئیں:۔

(۱)...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونے کی تاکید نہیں تھی۔

(۲)...... عورتوں کا مسجد میں آنا محض جائز تھا، کوئی فضیلت یا سنت یا مستحب امر نہ تھا۔

(۳)...... باوجود اس رخصت اور اجازت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اور تعلیم ان کیلئے یہی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں اور اسی کی ترغیب دیتے تھے اور فضیلت بیان فرماتے تھے۔

(۴)...... حضرت ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوق و محبت کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و ترغیب پر عمل کرنے ہی کی غرض سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مسجد نبوی کی نماز چھوڑ دی اور پوری عمر اپنے کمرہ کے اندر پڑھتی رہیں اور یہ عین اتباع اور منشاء نبوی کی تکمیل تھی۔

پھر مسجد میں خواتین کے آنے کی اجازت بھی ان شرائط کے ساتھ تھی کہ خواتین بن سنور کر عمدہ لباس پہن کر، خوشبو لگا کر، بجتا ہوا زیور پہن کر نہ آئیں، شرعی پردہ کی پابندی تو لازمی تھی ہی، چنانچہ درج ذیل احادیث سے ان شرائط کا ثبوت ملتا ہے:۔ لیکن آج کل انکی پابندی ندارد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:۔

بينما رسول الله ﷺ جالس في المسجد، اذ دخلت امرأة من "مزينة" ترفل في زينة لها في المسجد، فقال النبي ﷺ يا ايها الناس انهوا نساء كم عن لبس الزينة والتبختر في المسجد، فان بني اسرائيل لم يلعنوا حتى لبس نساءهم الزينة وتبختون في المساجد۔ (ابن ماجه باب فتنة النساء ص ۲۸۸)

ترجمہ

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، اتنے میں قبیلہ "مزینہ" کی ایک عورت زیب و زینت کا لباس پہنے ہوئے اتراتی ہوئی مسجد میں آئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب و زینت کا لباس پہننے اور مسجد میں اترانے سے روک دو، کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وجہ سے لعنت کی گئی کہ ان کی عورتوں نے زیب و زینت کا لباس پہننا اور مسجد میں اترانا شروع کر دیا۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:۔

كانت تحدث عن رسول الله ﷺ اذا شهدت احداكن العشاء فلا تطيب تلك الليلة۔

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز میں حاضر ہو تو اس رات خوشبو نہ لگائے۔ (رواہ مسلم: ۱۸۳/۱)

انہی سے دوسری روایت میں ہے:۔

عن النبی ﷺ اذا شهدت احدا كن العشاء فلا تمس طيبا۔ (رواه مسلم، مشكواة المصابيح ص ۹۶)

ترجمہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز میں حاضر ہو تو خوشبو نہ لگائے۔

اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ان رسول الله ﷺ قال: لا تمنعوا اماء الله مساجد الله ولكن لتخرجن وهن تفلات (رواه ابو داؤد: ۹۱/۱)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم خدا کی بندیوں کو خدا کی مسجد میں آنے سے نہ روکو، لیکن وہ ایسی حالت میں جائیں کہ میلی کچیلی ہوں خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں۔

ان احادیث سے یہ بات صراحت کے ساتھ ثابت ہوئی کہ

عورتوں کو مسجد میں آنے کی جو اجازت تھی وہ ان شرائط کے ساتھ تھی اور فتنہ رونما ہونے سے پہلے تھی، پھر اس بات کا بھی لحاظ رکھا جاتا تھا کہ نماز ختم ہونے کے بعد مردوں کے اٹھنے سے پہلے عورتیں اٹھکر چلی جاتی تھیں اور اس کیلئے باقاعدہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی جگہوں پر بیٹھے رہتے تھے تا کہ ایک ساتھ اٹھنے کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہو، چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے:۔

ان النساء فی عهد رسول الله ﷺ كن إذا سلّمن من المكتوبة قمن، وثبت رسول الله ﷺ ومن صلى من الرجال ماشاء الله، فاذا قام رسول الله ﷺ قام الرجال (الصحيح للامام البخاری:١١٩/١)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں جب فرض نماز سے سلام پھیر لیتیں تو کھڑی ہو جاتی تھیں (اور گھروں کی طرف چلی جاتیں) رسول اللہ ﷺ اور بقیہ نمازی (یعنی صحابہ کرام) بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھ جاتے تو لوگ بھی کھڑے ہو جاتے۔

ایک اور روایت میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

كان رسول الله ﷺ اذا سلّم مكث قليلا، وكانوا يرون أن ذلك كيما ينفذ النساء قبل الرجال ٥١ (سنن ابی داؤد:١٤٩/١)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیر لیتے تو تھوڑی دیر ٹھہرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سمجھتے تھے کہ (ٹھہرنا) اس لئے ہوتا تھا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

والحدیث فیه انه یستحب للامام مراعاة احوال المامومین والاحتیاط فی الاجتناب ما قد یفضی الی المحذور، واجتناب مواقع التهم وکراهة مخالطة الرجال والنساء فی الطرقات فضلا من البیوت ۱ (فتح الباری: ۳۳۶/۲، ویلاحظ ایضاعون المعبود: ۲۵۳/۳ وبذل المجهود: ۱۵۶/۲)

ترجمہ

ازروئے حدیث امام کو مقتدیوں کے حالات کی رعایت کرنا مستحب ہے اور خرابی پیدا ہونے والے امور سے احتیاط کرنی چاہئے اور تہمت کے مواقع سے اُسے اجتناب کرنا چاہئے اور (اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ) مردوں اور عورتوں کا راستوں میں بھی اختلاط مکروہ ہے چہ جائے کہ گھروں میں۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں عورتوں کی آزادی اور بے احتیاطی ظاہر ہونے لگی اور فتنہ کا اندیشہ ہوا تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ نے حکم جاری فرمایا کہ اب عورتیں مسجد میں نہ آیا کریں، چنانچہ علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ولا یباح للشواب منهن الخروج الی الجماعات

بدليل ماروى عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه ان نهى الشوارب عن الخروج، ولأن خروجهن إلى الجماعة سبب الفتنة والفتنة حرام وما أدى الى الحرام فهو حرام

ترجمہ

جوان عورتوں کیلئے جماعتوں میں حاضر ہونا مباح نہیں، اس روایت کے پیش نظر جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے جوان عورتوں کو نکلنے سے منع فرمادیا تھا اور اس لئے بھی کہ عورتوں کا گھروں سے نکلنا فتنہ کا سبب ہے اور فتنہ حرام ہے اور جو چیز حرام تک پہنچائے وہ بھی حرام ہے۔ (بدائع الصنائع: ۱/۵۱۷، بيان من يصلح للامامة فى الجمله)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں روایت میں ہے کہ وہ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر عورتوں کو کنکریاں مار کر مسجد سے نکالتے، (اور ظاہر ہے کہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوتا تھا)۔

وكان ابن عمر يقوم يحصب النسآء يوم الجمعة بخرجهن من المسجد (عمدة القارى: ۱۵۷/۶، باب خروج النساء الى المساجد)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکال دیتے اور فرماتے کہ اپنے گھروں کو جاؤ، تمہارے گھر تمہارے لئے بہتر ہیں۔

عن أبى عمرو الشيبانى انه رأى عبدالله يخرج النساء من المسجد يوم الجمعة ويقول اخرجن الى بيوتكن خير لكن (رواه الطبرانى فى الكبيريا سناد لابأس به، الترغيب والترهيب: ۲۲۸/۱)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اس فتنہ کو محسوس کیا اور فرمایا:۔

لو ادرك رسول الله ﷺ ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل

ترجمہ

اگر رسول اللہ ﷺ یہ حالت دیکھتے جو عورتوں نے اب ایجاد کرلی ہے تو ان کو مسجد میں آنے سے ضرور روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

ان تمام روایات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے ہی میں آپ ﷺ نے عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی اور اس کی فضیلت بیان فرمائی، البتہ عورتوں کو مساجد میں آنیکی مشروط اجازت تھی، لیکن آپ کے زمانے کے بعد ہی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے حالت بدل گئی اور فتنہ وفساد اور بے حیائی شروع ہوگئی تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خود ہی عورتوں کو مساجد میں آنے سے منع کرنا شروع کردیا...... اسی وجہ سے علماء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتوں کیلئے اب یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ جماعتوں میں حاضر ہوں بلکہ ان کا گھروں میں نماز پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو افضل اور بہتر تھا، لیکن اب ضروری ہوگیا ہے۔

علامہ بدر الدین عینیؒ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

مذکورہ بالا روایت کے تحت فرماتے ہیں۔

لو شاهدت عائشة رضى الله عنها ما احدث نساء هذا الزمان من انواع البدع والمنكرات لكانت اشد انكار ولا سيما نساء مصر، فان فيهن بدعا لاتوصف ومنكرات لا تمنع...... الى قوله...... فانظر إلى ما قالت الصديقة رضى الله تعالى عنها من قولها لو ادرك رسول الله ﷺ ما احدث النساء وليس بين هذا القول وبين وفاة النبى ﷺ إلا مدة يسيرة، على أن نساء ذلك الزمان ما احدثن جزأ من الف جزء مما احدثت نساء هذا الزمان۔

ترجمہ

اس زمانے کی عورتوں نے جو بدعات ومنکرات ایجاد کی ہیں خصوصاً مصر کی عورتوں نے، اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کو دیکھتیں تو نہایت شدت سے انکار فرماتیں اور منع فرماتیں آخر میں فرماتے ہیں...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد حضور اکرم ﷺ کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد کا ہے جبکہ اس زمانے میں عورتوں نے جو منکرات ایجاد کی تھیں وہ اس زمانہ کی عورتوں کی ایجاد کردہ منکرات کے مقابلہ میں ہزاروں حصہ بھی نہیں تھیں (اندازہ لگائیے کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس زمانہ کی عورتوں کی ایجاد کردہ منکرات دیکھتیں تو کیا حکم لگاتیں) (عمدة القاری:٦/١٥٨، باب خروج النساء الی المساجد)

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نویں صدی ہجری کی عورتوں کا یہ حال بیان

فرما رہے ہیں، آج تو پندرہویں صدی ہے، اس زمانے کی عورتوں کی بے حیائی و بے احتیاطی کی انتہا ہوچکی ہے، پردہ جو قرآنی حکم تھا وہی رخصت ہو رہا ہے، اور اس کی جگہ قسم قسم کے فیشن ایبل لباس آچکے ہیں، ایسے پرفتن دور میں عورتوں کو مسجد اور عیدگاہ میں نمازیں ادا کرنے کے لئے آنے کی اجازت دینا اور حضور اقدس ﷺ کے بابرکت زمانے سے استدلال کرنا درست نہیں۔

اب قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال ملاحظہ فرمائیں، جن سے صاف صاف مسجد کی جماعتوں میں خواتین کا شرکت کے لئے حاضر ہونا ناجائز معلوم ہو رہا ہے جن میں تراویح کی جماعت بھی شامل ہے۔

فی الدر المختار (۵۶۶/۱):۔ ویکره حضور هن الجماعةولو لجمعة وعيدو وعظ مطلقا ولو عجوزا ليلا، على المذهب المفتى به لفساد الزمان۔

وفى البحر الرائق (۳۵۸/۱):۔ ولا يحضرن الجماعات، لقوله تعالىٰ وقرن فى بيوتكن، وقال ﷺ صلاتها فى قعربيتها افضل من صلاتها فى صحن دارها وصلاتها فى صحن دارها افضل من صلاتها فى مسجدها وبيوتهن خيرلهن، ولأنه لا يؤمن الفتنة من خروجهن، اطلقه فشمل الشابة والعجوز، والصلاة النهارية والليلة، قال المصنف

فی الکافی، والفتوی الیوم علی الکراهة فی الصلاة کلها لظهور الفساد الخ ا ھج۔

وفی فتح القدر (۳۱۷/۱):۔ (ویکره لهن حضور الجماعات) واعلم انه صح عنه ﷺ انه قال لا تمنعوا اماء اللّٰه مساجد اللّٰه، وقوله اذا استاذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها، والعلماء حصوه بامور منصوص علیها ومقیسه، فمن الأول ماصح انه ﷺ قال ایما امرأة اصابت بخورا فلا تشهد معنا العشاء و کونه لیلا فی بعض الطرق فی مسلم: لا تمنعوا النساء من الخروج إلی المساجد الا باللیل، والثانی حسن الملابس، ومزاحمة الرجال، لأن اخراج الطیب لتحریکه الداعیه، فلما فقد الآن منهن هذا، لانهن یتکلفن للخروج مالم یکن علیه فی المنزل منعن مطلقا ا ه۔

وفی الهندیه ۸۹/۱:۔ والفتوی الیوم علی الکراهةفی کل الصلوات لظهورا الفساد،کذا فی الکا فی وهو المختار کذا فی التبیین ا ھج۔

(یہاں تک جواب کا اکثر حصہ مولانا محمد یعقوب صاحب کے فتویٰ ۹۷/۲۲۷ سے ماخوذ ہے)

خلاصہ:۔ ان تمام تصریحات کا یہ ہے کہ خواتین کو فرض نمازوں، تراویح کی نماز اور عید و بقر عید کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی جماعت میں شریک ہونے کے واسطے مسجد یا عید گاہ میں حاضر ہونا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے، اس لئے خواتین کو مساجد میں حاضر ہونے سے اجتناب کرنا چاہئے، مساجد کے ائمہ اور خطباء نرمی سے مسلمانوں کو یہ مسئلہ

سمجھائیں اور مساجد کی جماعتوں میں خواتین کو آنے سے منع کریں اور مساجد کے منتظمین بھی اس کا انتظام کرنے سے پرہیز کریں...... خواتین تمام نمازیں خواہ فرض ہوں یا نفل یا تراویح کی سب اپنے گھروں میں بلکہ گھروں کے اندرونی حصوں میں ادا کریں یہی ان کے لئے افضل اور بہتر ہے، اسی میں فتنوں اور دیگر گناہوں سے عافیت اور سلامتی ہے اور یہی سیدھا اور صحیح راستہ ہے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں خواتین کے لئے نمازیں ادا کرنے کا یہی حکم ہے جیسا کہ تفصیل سے اوپر گزرا۔

کسی کے گھر میں تراویح کے لئے جانا

سوال نمبر۲:...... میری والدہ بوڑھی ہیں، محتاج خدمت ہیں، میری بہنیں وغیرہ پہلے انکی خدمت کے ساتھ ساتھ تراویح گھر میں پڑھتی تھیں، اب محلّہ کی مسجد میں دس دنوں میں ختم قرآن کریم تراویح میں کیا جاتا ہے جسکی وجہ سے والدہ کی خدمت متاثر ہوگئی ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

سوال نمبر۳:...... میری اہلیہ پڑوس کی عورتوں کے ساتھ مل کر قریب کے محلّہ میں رات کے وقت تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنے کے لئے جانا چاہتی ہیں اور پندرہ راتوں میں ختم قرآن کریم ہوگا، کیا شرعاً اس کی اجازت ہے جبکہ فتنہ کا زمانہ ہے اور میں خود مسجد میں نماز پڑھنے جاتا ہوں، ان کی آمد ورفت میں ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔

سوال نمبر۴:...... میری والدہ بوڑھی ہیں، مگر پڑوس کے محلّہ میں جا کر قرآن کریم باجماعت تراویح میں دس راتوں کے اندر سننا چاہتی ہیں، شرعاً کیا حکم ہے؟ مگر بوڑھی والدہ کے ساتھ جوان بیٹی کا بوجہ خدمت کے جانا ناگزیر ہوگا کیا وہ جوان بیٹی کے ساتھ مسجد میں تراویح کی جماعت میں شمولیت کے لئے جاسکتی ہیں؟

سوال نمبر۵:...... گزشتہ سال میری بیوی محلّہ میں جا کر قرآن کریم باجماعت تراویح کی نماز میں پڑھنے جاتی تھی، رات دیر سے آتی تھی جس کی وجہ سے صبح سحری میں اٹھنے میں دشواری ہوتی تھی اور بچوں کے معاملات کا نظام درہم برہم ہوجاتا تھا، وہ نیند کے مارے دادی کے یہاں سوجاتے تھے، تراویح کے بعد وہاں سے انہیں اٹھا کر لانا مشکل کام ہے پھر صبح ان کے اسکول و مدرسہ کا نظام بھی متاثر ہوجاتا تھا، ایسی صورت میں آیا عورتوں کو گھروں میں تراویح پڑھنا افضل ہے یا مسجد وغیرہ میں جا کر باجماعت تراویح پڑھنا افضل ہے...... جبکہ واپسی پر ہر مرد، ہر نکلنے والی عورت کو غور سے دیکھتا ہے کہ شاید یہی میری بیوی ہو۔

جواب نمبر۲ تا ۵:...... جیسا کہ تفصیل سے اوپر لکھا گیا کہ خواتین کو تراویح کی جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد میں آنے کی اجازت نہیں ہے، اس لئے ان تمام صورتوں میں آپ کی بیوی، بیٹی اور والدہ کو گھر ہی میں تراویح کی نماز ادا کرنی چاہئیں مسجد میں تراویح کی نماز ادا کرنے کے لئے ہر گز نہ جانا چاہئے، خاص طور پر جب اس میں وہ خرابیاں اور مفاسد بھی

پائے جائیں جن کا آنجناب نے اپنے سوالات میں ذکر فرمایا ہے، اور جبکہ گھر میں تراویح ادا کرنا ان کے لئے افضل اور بہتر بھی ہے۔

تراویح کا مخلوط اجتماع

سوال نمبر۶:...... ہمارے رشتہ داروں کے گھر پر دس راتوں میں تراویح باجماعت ہوتی ہیں جس میں خواتین کے لئے علیحدہ جگہ کا انتظام ہے، مگر مردوں اور خواتین کے درمیان قناۃ یا پردہ نہیں ہوتا اور خواتین بھی شرعی پردہ کا اہتمام نہیں کرتیں، بالکل بے پردہ ہوتی ہیں، کیونکہ عام خیال یہ ہے کہ سب مسلمان خواتین وحضرات بہن بھائی ہیں، پھر ہوتے بھی سب رشتہ دار ہیں، کیا پردہ لگا کر جماعت سے تراویح ادا کرنا ضروری ہے۔

جواب:...... تراویح کی جماعت میں شریک ہونے کے لئے اپنے کسی رشتہ دار کے یہاں جانا اور باجماعت تراویح ادا کرنا درست نہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا، نیز خواتین کا بے پردہ گھر سے نکلنا اور نامحرم مردوں کے ساتھ اختلاط کرنا خواہ وہ رشتہ دار ہی ہوں بالکل جائز نہیں، بڑا گناہ ہے اور پھر تراویح کی نماز میں نامحرم مردوں کے پیچھے بے پردہ کھڑا ہونا اور بھی زیادہ قبیح اور بُرا ہے جس سے بچنا لازم ہے۔

تراویح میں عورتوں کی جماعت

سوال:...... تراویح میں عورتوں کی جماعت کیسی ہے؟ جب کہ

امام بھی عورت ہو اور مقتدی بھی عورت ہو؟ اسی طرح جو عورت حافظ قرآن ہو اور تراویح میں سنائے بغیر اس کا قرآن کریم حفظ نہ رہ سکتا ہو، بھولنے کا اندیشہ ہو، تو کیا ایسی حافظہ عورت گھر کے اندر عورتوں کی جماعت میں تراویح کے اندر قرآن کریم سنا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ......عورتوں کی جماعت کے بارے اصل حکم یہی ہے کہ خود ان کی جماعت بھی ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے اگرچہ تراویح میں ہو، اس لئے عورتوں کو تراویح اور وتر کی نماز بغیر جماعت کے الگ الگ پڑھنی چاہئے۔ البتہ جو عورت قرآن کریم کی حافظہ ہو اور تراویح میں سنائے بغیر حفظ رکھنا مشکل ہو اور بھولنے کا قوی اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں عورتوں کی جماعت تراویح میں حافظہ عورت کو قرآن کریم سنانے کی کوئی تصریح تو نہیں ملی، لیکن سیدی مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ بلا تداعی (بغیر اعلان کے) صرف گھر کی خواتین کو حافظہ عورت کے قرآن کریم کی یاداشت محفوظ رکھنے کی غرض سے اس شرط کے ساتھ اجازت دیا کرتے تھے کہ حافظہ عورت کی آواز گھر سے باہر نہ جائے اور تداعی سے پرہیز کیا جائے۔ تداعی سے پرہیز کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر دو باتیں پائی جائیں۔ ایک یہ کہ اس کے لئے باقاعدہ اہتمام کر کے خواتین کو نہ بلایا جائے۔ دوسری یہ کہ اگرچہ اہتمام سے خواتین کو نہ بلایا جائے، لیکن اقتداء کرنے والی خواتین کی تعداد امام

خاتون کے علاوہ دو یا تین سے زیادہ نہ ہو۔ حضرت مفتی اعظمؒ کی اس اجازت کی تائید ذیل کی تصریحات سے ہوتی ہے بلکہ آخری تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظہ خاتون کی اگر صرف ایک ہی خاتون مقتدی ہو اور دونوں برابر کھڑی ہوں تو اس میں کچھ کراہت نہیں۔

بہرحال، جہاں تک ہو سکے حافظہ خواتین کو بھی تراویح کی جماعت سے پرہیز کرنا چاہئے، البتہ بوقت ضرورت شرائط مذکورہ کے ساتھ وہ مذکورہ گنجائش پر عمل کر سکتی ہیں۔

﴿وفی خلاصة الفتاویٰ، امامة المرأة للنساء جائزة إلا ان صلاتهن فرادیٰ افضل﴾ صفحه ۱۴۷ جلد ۱

﴿قوله: ویکره تحریما جماعة النساء، لان الامام ان تقدمت لزم زیادة الکشف وان وقفت وسط الصف لزم ترك المقام مقامه وکل منهما مکروه کما فی العنایة وهذا یقتضی عدم الکراهة لو اقتدت واحدة محاذیة لفقد الامرین﴾ (طحطاوی علی الدر ص ۲۴۵، ج-۱، تبویب ۳۵۷ - ۳۸ الف) واللّٰہ اعلم

مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی جماعت میں خواتین کی شرکت کا حکم

سوال: جو خواتین حج کرنے یا عمرہ کرنے جاتی ہیں وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہنچ کر عموماً پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز، اور رمضان المبارک میں تراویح کی نماز، مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں باجماعت ادا

کرنا ضروری سمجھتی ہیں، اسی لئے مردوں کی طرح وہ بھی تمام نمازیں مسجد میں جاکر پابندی سے ادا کرتی ہیں اور اس کو حج وعمرہ کا حصہ سمجھتی ہیں خواہ کتنا ہی ہجوم ہو اور آنے جانے میں کتنی ہی تکلیف ہو نیز مسجد الحرام و مسجدِ نبوی میں خواتین کے نماز باجماعت ادا کرنے میں درج ذیل مفاسد بھی پائے جاتے ہیں:۔

۱......خواتین کے ساتھ اکثر نابالغ بچے ہوتے ہیں، وہ مسجد میں کھیلتے ہیں، کودتے ہیں، دوڑتے، بھاگتے ہیں اور چیختے، چلاتے ہیں اور نمازوں کی ادائیگی کے دوران اکثر روتے ہیں جس سے مسجد میں بڑا شور وغل مچتا ہے اور مردوں اور عورتوں کی نماز میں بہت خلل واقع ہوتا ہے۔

۲......اکثر بچے اور بعض عورتیں بھی مسجد میں پانی پھیلا دیتی ہیں مسجد اور اسکے قالینوں کو گندہ کر دیتی ہیں جس سے مسجد کی بڑی بے ادبی اور بے حرمتی ہوتی ہے۔

۳...... اکثر خواتین بے پردہ ہوتی ہیں اور خواتین کی مخصوص جگہوں میں بھی نامحرم مردوں سے پردہ کا معقول انتظام نہیں ہوتا جس کی وجہ سے چاروں طرف سے نامحرم مردوں کے آنے جانے کی وجہ سے بے پردگی ہوتی ہے۔

۴...... حج کے موقعہ پر اس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جب حج اور عمرہ کرنے والوں کی کثرت ہو جاتی ہے اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں تل دھرنے کی جگہ نہیں رہتی اکثر خواتین اس وقت بھی مسجد ہی میں نمازیں ادا کرنے کا اہتمام کرتی ہیں اور ہجوم کی وجہ سے اپنی مخصوص جگہ نہ پہنچنے کی وجہ سے مردوں کے ساتھ ان کی صف میں کھڑی ہو کر نمازیں ادا کرتی ہیں جس کی وجہ سے حنفی مذہب کے مطابق بعض مردوں کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

۵...... بعض خواتین نمازوں کے دوران جگہ کی تلاش میں نامحرم مردوں کی صفوں کے درمیان گھومتی رہتی ہیں جس سے وہ خود بھی پریشان ہوتی ہیں اور دوسروں کی نمازوں میں بھی بڑا خلل واقع ہوتا ہے۔

۶...... مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں نمازیں ادا کرنے کے بعد چونکہ اکثر خواتین مردوں کے ساتھ مسجد سے باہر نکلتی ہیں اس سے نامحرم مردوں کے ساتھ عورتوں کا زبردست اختلاط ہوتا ہے، یہ صورتحال اکثر و بیشتر سامنے آتی ہے۔

مذکورہ بالا صورتحال میں اور ذکر کردہ مفاسد کی موجودگی میں خواتین کے لئے مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں جا کر نمازیں باجماعت ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حج کے موقعہ پر رمضان المبارک میں یا دوسرے دنوں میں خواتین کے لئے مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں جا کر نمازیں باجماعت ادا کرنا کوئی ضروری نہیں، اور حج وعمرہ کا ہرگز یہ حصہ نہیں بلکہ ان دونوں مساجد میں خواتین کا جماعت کے ساتھ نمازیں ادا کرنے کا وہی حکم ہے جو اس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فرض نمازوں اور تراویح کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کیلئے خواتین کو عام مساجد کی طرح ان مساجد میں بھی حاضر ہونے کی اجازت نہیں، خاص طور پر سوال میں ذکر کردہ مفاسد کے ساتھ ان کے حاضر ہونے کی کوئی گنجائش نہیں، اس لئے ان کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے، اور تمام نمازیں اپنے گھروں میں ادا کرنی چاہئیں، یہی اُن کیلئے افضل ہے، ہاں خواتین مسجد الحرام میں عمرہ کرنے کیلئے، طواف کرنے کے لئے اور بیت اللہ کی زیارت کیلئے آ سکتی ہیں اور مسجد نبوی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کرنے کیلئے جاسکتی ہیں اور اس دوران اتفاقاً کبھی نماز باجماعت کا وقت ہو گیا اور انہوں نے مسجد کی جماعت میں شریک ہو کر نماز ادا کر لی تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسکی نماز ہو جائیگی، لیکن مستقل طور پر خواتین کا باجماعت نمازیں ادا کرنے کے لئے ان مساجد میں حاضر

ہونے سے بچنا چاہئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب
العالمین

عبدالرؤف سکھروی

۲۱/شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ
بروز جمعرات

ماہ رمضان

کے

فضائل اور مسائل

اس رسالہ میں رمضان المبارک کے اہم فضائل اور ضروری مسائل لکھے گئے ہیں، ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے انکا مطالعہ بہت مفید ہے

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبۃ الاسلام

کورنگی ...... کراچی

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

کے درج ذیل تالیف بہت ہی نافع اور ہر گھر کی ضرورت ہیں

۱ وضو درست کیجئے
۲ مسائلِ غسل
۳ کامل طریقۂ نماز
۴ خواتین کا طریقہ نماز
۵ دعائے والہانہ
۶ روزانہ کے معمولات
۷ چند نیکیاں اور ایصالِ ثواب
۸ عمل مختصر اور ثواب زیادہ
۹ توبہ استغفار
۱۰ درود سلام کا حسین مجموعہ
۱۱ سورۂ ملک
۱۲ منزل
۱۳ رمضان المبارک کے فضائل ومسائل
۱۴ مسائل اعتکاف
۱۵ عید سعید اور ہمارے گناہ
۱۶ قربانی کے فضائل ومسائل
۱۷ گانا سننا اور سنانا
۱۸ عمرہ کا آسان طریقہ
۱۹ حج وعمرہ
۲۰ خواتین کا حج
۲۱ حج کا طریقہ قدم بہ قدم
۲۲ دعائے عرفات
۲۳ خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون
۲۴ حیات ووفات
۲۵ پریشانیاں اور اسکا علاج
۲۶ نماز جنازہ

مذکورہ بالا رسائل حاصل کرنے، فی سبیل اللہ تقسیم کرنے
اور مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں

خواتین کا مسجد کی تراویح میں شرکت کا حکم

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی